مرزا صاحب کا فتویٰ طاعونی مُردوں کی دفن کے متعلق

بلا سے کوئی ادا اُنکی بدنما ہو جا * کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دلکا

مرزاجی کی نیرنگیاں جو خاکسار کو معلوم ہیں کاش مرزاجی کے دام افتادوں خصوصاً علم وفضل کے مدعیوں کو معلوم ہوں تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی مرید نہیں رہ سکتے۔ ایک زمانہ وہ تھا جب آپنے دعویٰ کیا تھا کہ طاعون میرے مخالفوں پر عذاب بھیجا گیا ہے میرے مرید اس سے محفوظ رہیں گے چنانچہ رسالہ (کاغذی) **کشتی نوح** میں لکھا تھا۔کہ:-

"اگر ہمارے لئے آسمانی روک نہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائیگا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے" (ص ۲)

اس عبارت کی مزید تشریح کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ مضمون صاف ہے کہ مرزاجی اور اُنکے گھر والے اور اُن کے راسخ الاعتقاد فنافی الشیخ جنکو فنافی المرزا کہنا بجا ہو طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اسی مضمون کو مرزاجی نے کتاب **مواہب الرحمن** میں اور بھی واضح کر دیا ہے جس کے ہم مشکور ہیں آپ فرماتے ہیں

لنا من الطاعون امان ولا تخوفونی من هذہ النیران فان النار غلامنا* بل غلام الغلمان (ص ۲۳)

یعنی ہمارے لئے طاعون سے امان ہے مجھکو طاعون سے مت ڈراؤ طاعون ہمارا غلام یعنی ماتحت فرمانبردار ہے بلکہ غلاموں کا غلام ہے" مگر چونکہ مرزاجی کو اپنا اندر کا پول معلوم تھا کہ ڈھول کی آواز ہی آواز ہے اندر کچھ نہیں۔ اسلئے آپ نے طاعون زدوں سے بڑی احتیاط اور پرہیز کے حکم صادر کئے یہانتک کہ مرزا

---

* یہ مرزاجی کی فصیح اور بلیغ بے مثل عربی ہے جسمیں غلام بمعنے تابعدار لکھا ہے حالانکہ یہ معنے اس کے فارسی استعمال میں ہیں عربی میں غلام کے معنے بچے کے ہیں اسی عربی پر آپکو ناز ہے کہ میری جیسی کوئی لکھ نہیں سکتا (شاید غلط نویسی میں مثل چاہتے ہیں) (اڈیٹر)

جی کا مقرب اور قے چاٹنے والا البدر کا اڈیٹر محمد افضل جب طاعون ہی سے قادیان میں مرا تو مرزا اور مرزائیوں نے اُن سے کوئی ہمدردی نہ کی بلکہ جس مسجد میں اُس کی چارپائی الگ کی گئی تھی بحکم مرزا جی اُس مسجد کے کنوئیں سے رسی اور ڈول کئی دنوں تک اترا رہا کہ کہیں اِس کنوئیں کا پانی ستے گھر ہیں نہ لے آویں ۔ نہ اُس کے جنازہ پر کوئی گیا - یہانتک کہ قاضی امیرحسین بھیروی کا جوان لڑکا طاعون کی بھینٹ چڑھا اور مرزائیوں نے اُس سے بھی وہی سلوک کیا جو افضل مذکور سے کیا تھا تو قاضی موصوف نے مرزا جی کی خدمت میں آنکر بہت شور وشغب کیا کہ آپکے مرید تو کافروں سے بدتر ہیں کسی میں ہمدردی نہیں - یہ نہیں وہ نہیں اسپر مرزا جی کو ہوش آیا تو آپنے ایک تقریر کی جو ہ ستمبر ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر قادیان میں چھپی تھی جو یہ ہے :-

اِس وقت تمام جماعت کو نصیحت کیجاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہئے -

یاد رکھو تم میں اسوقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوۃ ہے پھراِن دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے گریز اور سرد مہری ہو تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے میں سمجھتا ہوں - کہ جن لوگوں کو تم خارج از مذہب سمجھتے ہو اور وہ تم کو کافر کہتے ہیں اُن میں ایسے موقع پر سرد مہری نہیں ہوتی - جن لوگوں کو یہ سرد مہری ہوتی ہے وہ دو باتوں کا لحاظ نہیں رکھتے - **افراط اور تفریط** کا - اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر اعتدال سے کام لیا جاوے تو ایسی شکایت پیدا نہ ہو - جبکہ تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ کا حکم ہے تو پھر ایسے مُردوں سے گریز کیوں کیا جاوے - اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جاوے اور وہ فریاد کرے - تو جیسے یہ گناہ ہے کہ محض اِس خیال سے کہ میں نہ جل جاؤں - اِس مکان کو اور اس میں رہنے والوں کو جلنے دے - اور جا کر آگ بجھانے میں مدد نہ دے - ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے - کہ ایسی بے احتیاطی سے اس میں کود پڑے کہ خود جل جاوے - ایسے موقع پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے کہ آگ بجھانے میں اس کی مدد کرے -

پس اسی طریق پر یہاں بھی سلوک ہونا چاہئے - اللہ تعالیٰ نے جابجا رحم کی تعلیم دی ہے - کہ یہی اخوت اسلامی کا منشا ہے - اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مؤمن

آپسمیں بھائی ہیں ایسی صورتیں کہ تم میں اسلامی اخوت قائم ہو۔ اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کیوجہ سے دوسری اخوت بھی ساتھ ہو۔ یہ بڑی غلطی ہوگی کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہوا ور قضائے قدر سے اسے ماتم پیش آجاوی تو دوسرا تجہیز وتکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کا یہ منشا نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ جنگ میں شریک ہوتی یا مجروح ہوجاتے تو میں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں۔ یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر راضی ہوجاتے کہ وہ انکو چھوڑ کر چلے جاویں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ایسی وارداتوں کے وقت ہمدردی بھی ہوسکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہیں کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ ہی جاتی ہے۔ ہاں جس قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے اس کے لئے بھی اس قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے جہاں ایسا مرکز وبا کا ہو کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو۔ وہاں احتیاط کرلے یہی مناسب ہے لیکن اس کے یہی یہ معنے نہیں کہ ہمدردی چھوڑ دی۔ خدا تعالیٰ کا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ انسان ایک میت سے اس قدر بعد اختیار کرے کہ میت کی ذلت ہو اور پھر اس کے ساتھ جماعت کی ذلت ہو۔ خوب یاد رکھو کہ ہرگز اس بات کو نہیں کرنا چاہئے جبکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں باہم بھائی بنادیا ہے پھر نفرت اور بعد کیوں ہوسکتا ہے اگر وہ یہی مریگا تو اس کی بھی کوئی خبر نہ لیگا اور اس طرح پر اخوت کے حقوق تلف ہوجائینگے خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ و حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پروا نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الٰہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ پر توکل بھی کوئی شئے ہے یہ مت سمجھو کہ تم نرے پرہیزوں سے بچ سکتے ہو جبتک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو اور انسان اپنے آپ کو کار آمد انسان نہ بنائے اس وقت تک اللہ تعالیٰ اسکی کچھہ پرواہ نہیں کرتا خواہ ہزار بھاگتا پھرے کیا وہ لوگ جو طاعون میں مبتلا ہوتے ہیں وہ پرہیز نہیں کرتے؟ میں نے سنا ہے کہ لاہور میں نواب صاحب کے قریب ہی ایک انگریز رہتا تھا وہ مبتلا ہوگیا حالانکہ یہ لوگ تو بڑی پرہیز کرنے والے ہیں۔ نرا پرہیز

... مصاحبت کا اثر ہے (مرقع)

کوئی چیز نہیں جبتک خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو۔ پس یاد رکھو کہ حقوق اخوت کو ہرگز نہ چھوڑو۔ ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ طاعون کا سلسلہ جو مرکز* پنجاب ہو گیا ہے کبتک جاری رہے لیکن مجھے یہی بتایا گیا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ اللہ تعالیٰ کبھی حالت قوم میں تبدیلی نہ کریگا جبتک لوگ دلوں میں تبدیلی نہ کرینگے۔ ان باتوں کو سنکر یونتو ہر شخص جواب دینے کو طیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں استغفار بھی کرتے ہیں پھر کیوں مصائب و ابتلا آ جاتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا منشا کچھہ اَور ہوتا ہے سمجھا کچھہ اَور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ناپا جاتا ہے یہ ٹھیک نہیں ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہئے اگر ایک تولہ کے بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکیگا اور پانی کے پیالہ کے بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکیگا؟ ہرگز نہیں یہی حال اعمال کا ہے جبتک وہ اپنے پیمانہ پر نہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔ یہ سنت اللہ ہے جسکو ہم بدل نہیں سکتے پس یہ بالکل خطا ہے کہ اسی ایک امر کو پلے باندھ لو کہ طاعون والے سے پرہیز کریں تو طاعون نہ ہوگا۔ پرہیز کرو جہانتک مناسب ہے لیکن اس پرہیز سے باہمی اخوت اور ہمدردی نہ اُٹھ جاوے اور اس کے ساتھ ہی سچا تعلق پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مردہ کی تجہیز و تکفین میں مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات و خیرات کیطرح یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے اور یہ حق حق العباد کا ہے جو فرض ہے جیسے کہ خدا تعالیٰ نے صوم و صلوٰۃ اپنے لئے فرض کیا ہے اسی طرح اسکو بھی فرض ٹھیرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا کبھی یہ مطلب نہیں ہے کہ احتیاط کرتے کرتے اخوت ہی کو چھوڑ دیا جائے۔ ایک شخص مسلمان ہو اور پھر سلسلہ میں داخل ہو اور اسکو یوں چھوڑ دیا جائے جیسے کتے کو یہ بڑی غلطی ہے جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی

* مرزاجی طاعون کونسی جگہ یا مقام ہے جسے آپنے مرکز (وسط) پنجاب سمجھ لیا۔ طاعون پنجاب کا مرکز ہے یا پنجاب طاعون کا؟ مرزائیو! ایسی لیاقت پر تم لوگ مرزاجی کو سلطان القلم کہا کرتے ہو؟ شرم! (نائب ایڈیٹر)

ہی نہ ہو وہ کیا زندگی ہے۔

پس ایسے موقع پر یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو ہمدردی کے حقوق فوت نہ ہونے پائیں ہاں مناسب احتیاط بھی کرو مثلاً ایک شخص طاعون زدہ کا لباس پہن لے یا اُس کا پس خوردہ کھالے تو اندیشہ ہے کہ وہ مبتلا ہو جائے لیکن ہمدردی یہ نہیں بتاتی کہ تم ایسا کرو۔ احتیاط کی رعایت رکھ کر اسکی خبر گیری کرو اور پھر جو زیادہ وہم رکھتا ہو وہ غسل کر کے صاف کپڑے بدل لے جو شخص ہمدردی کا چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے قرآن شریف فرماتا ہے مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ الآیۃ یعنی جو شخص کسی نفس کو بلا وجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اُس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ زندگی سے اسقدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے حقوق اخوت کو کبھی نہ چھوڑو۔ وہ لوگ بھی تو گذرے ہیں جو دین کے لئے شہید ہوئے ہیں کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی ہے کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اسے پانی تک نہ دینے جاوے۔ خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو بعض ملا ایسے ہیں جنہوں نے صدہا طاعون سے مرے مردوں کو غسل دیا ہے اور انہیں کچھ نہیں ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے وبائی ایام میں اتنا لحاظ کرے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہاں سے نکل جاوے لیکن جب زور شور ہو تو مت بھاگے۔

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا کہ تم ابواب متفرقہ سے داخل ہونا* اس لحاظ سے کہ مبادا کوئی جاسوس سمجھ کر پکڑ نہ لے۔ احتیاط تو ہوئی لیکن قضاء و قدر کے معاملہ کو کوئی روک نہ سکا وہ ابواب متفرقہ سے داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے پس یاد رکھو کہ ساری فضل ایمان کے ساتھ ہیں ایمان کو مضبوط کرو قطع حقوق معصیت ہے اور انسان کی زندگی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے ایسا پرہیز اور بعد جو ظاہر ہو وہ عقل اور انصاف کی رو سے صحیح نہیں ہے ایسے امور سے اپنے آپ کو بچاؤ جو تجربہ میں مضر ثابت ہوئے ہیں۔

یہ جماعت جسکو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اسکا بھی یہی حال ہو کہ ان میں اخوت اور ہمدردی

* مرزاجی! ابواب متفرقہ سے داخل ہونا کہاں مذکور ہے؟ اسی برتے پر تتا پانی اپنی ہمہ دانی کے دعویدار ہو؟ ہو بہ کیوں نہ ذات [illegible]

نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی۔ میں دوسرا پہلو نہ بیان کرتا لیکن مجھے چونکہ سب سے ہمدردی ہے اسلئے اسے بھی میں نے بیان کرنا ضروری سمجھا۔

بہرحال باہم ہمدردی ہو اور اب میں اس دعا کیطرف متوجہ ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت سے اس طاعون کو اُٹھالے۔ آمین ۔ (بدر ۴ مئی ۱۹۰۵ء)

اس ساری تقریر میں دو تین ہی باتوں کا ذکر ہے جنکو شیطان کی آنت سے بھی حسب عادت زیادہ لمبا کیا گیا ہے (۱) مرزائیوں میں طاعون ہے اور ضرور ہے (۲) دوئم یہ کہ طاعون متعدی مرض نہیں ہے۔ (۳) سوئم طاعونی مردوں کی بے عزتی نہیں چاہیئے۔ اُنکی دفن۔ کفن وغیرہ میں شریک ہونا چاہیئے۔ بہت خوب۔ ہمیں اس میں بحث نہیں ہمارا مقصود ابھی آگے ہے مگر اُس مقصود سے پہلے ہم ایک لطیفہ بتلانا ضروری جانتے ہیں۔

اس تقریر میں یہ ذکر ہے کہ اس جماعت میں اگر اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی۔ مگر دوسرے ایک موقع پر مرزاجی خود ہی تسلیم کرتے ہیں کہ میرے مرید بدخُلق ہیں۔ بدتہذیب۔ نامرد ہیں۔ ناپاک باطن ہیں وغیرہ ہیں چنانچہ آپکے الفاظ یہ ہیں۔

حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ بار ہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں۔ کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے ابتک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولویصاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کرکے اور عہد توبہ نصوح کرکے پھر بھی ویسے کجدل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے سلام علیک نہیں کر سکتے چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اسقدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خود غرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست* بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہونچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔" (اشتہار التوائے جلسہ ملحقہ برسالہ شہادت القرآن)

* مرزائیو! کیا تم ایسے ہی پاپی ہو۔ افسوس! (مرقع)

اس مرزائی تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزاجی کی تشریف آوری سے اسلام کو کوئی ایسا بڑا فائدہ نہیں ہوا جتنا کہ نقصان ہوا ہے۔ خیر یہ بھی سہی۔ اس سے بھی ہمارا مطلب نہیں بلکہ مطلب ہمارا آگے آتا ہے۔ مرزاجی نے ۱۰ اپریل ۷ء کے الحکم میں ایک نیا سرکلر جاری کیا جو قابل غور ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ دن خداتعالیٰ کے غضب کے دن ہیں اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے کہ غضبت غضباً شدیداً آج کل طاعون بہت بڑھتا جاتا ہے اور چاروں طرف آگ لگی ہوئی ہے میں اپنی جماعت کیواسطے خداتعالیٰ سے بہت دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو بچائے رکھے مگر قرآن شریف سے ثابت ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو بدوں کے ساتھ نیک بھی لپیٹے جاتے ہیں اور پھر ان کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا دیکھو حضرت نوح کا طوفان سب پر پڑا اور ظاہر ہے کہ ہر ایک مرد عورت اور بچے کو اس سے پوری طور پر خبر نہ تھی کہ نوح کا دعوےٰ اور دلائل کیا ہیں۔ جہاد میں جو فتوحات ہوئیں وہ سب اسلام کی صداقت کیواسطے نشان تھیں لیکن ہر ایک میں کفار کے ساتھ مسلمان بھی مارے گئے کافر جہنم کو گیا اور مسلمان شہید کہلایا ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کیواسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہوں ہم خداتعالیٰ کے حضور دعا میں مصروف ہیں کہ وہ ان میں اور غیروں میں* تمیز قائم رکھے لیکن جماعت کے آدمیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ نہیں بنتا جبتک کہ ہماری تعلیم پر عمل نہ کیا جاوے۔ سب سے اول حقوق اللہ کو ادا کرو۔ اپنے نفس کو تمام جذبات سے پاک رکھو اس کے بعد حقوق عباد کو ادا کرو اور اعمال صالحہ کو پورا کرو خداتعالیٰ پر سچا ایمان لاؤ اور تضرع کے ساتھ خداتعالیٰ کے حضور میں دعا کرتے رہو اس کے بعد اسباب ظاہری کی رعایت رکھو۔ جس مکان میں چوہے مرنے شروع ہوں اس کو خالی کردو اور جس محلہ میں طاعون ہو اس محلہ سے نکل جاؤ اور کسی کھلے میدان میں جاکر ڈیرا لگاؤ جو تم میں سے بتقدیر الٰہی طاعون میں مبتلا ہو جاوے اس کے ساتھ اور اس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو اور ہر طرح سے مدد کرو اور اس کے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھو۔ لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنے نہیں کہ اس کے زہریلے سانس یا کپڑوں سے متاثر ہوجاؤ بلکہ اس اثر سے بچو۔ اسے کھلے مکان میں رکھو اور جو خدانخواستہ اس بیماری سے مرجائے وہ شہید ہے

* جب دونوں مرے تو تمیز کیسی؟ (مرقع)

اس کے واسطے ضرورت غسل* کی نہیں اور نہ نیا کفن پہنانے کی ضرورت ہے اسکو وہی کپڑے رہنے دو اور ہو سکے تو ایک سفید چادر اسپر ڈالدو اور چونکہ مرنے کے بعد میت کے جسم میں زہریلا اثر زیادہ ترقی پکڑتا ہے اسواسطے سب لوگ اس کے ارد گرد جمع نہ ہوں حسب ضرورت دو تین آدمی اس کی چارپائی کو اٹھائیں اور باقی سب دور کھڑے ہو کر مثلاً ایک سو گز کے فاصلہ پر جنازہ پڑھیں۔ جنازہ ایک دعا ہے اور اسکے واسطے ضروری نہیں کہ انسان میت کے سر پر کھڑا ہو۔ جہاں قبرستان دور ہو۔ مثلاً لاہور میں سامان ہو سکے تو کسی گاڑی یا چھکڑے پر میت کو لاد کر لیجاویں اور میت پر کسی قسم کی جزع فزع نہ کیجاوے۔ خدا کے فعل پر اعتراض کرنا گناہ ہے اس بات کا خوف نہ کرو کہ ایسا کرنے سے لوگ تمہیں برا کہیں گے وہ پہلے کب تمہیں اچھا کہتے ہیں یہ سب باتیں شریعت کے مطابق ہیں اور تم دیکھ لو گے کہ آخر کار وہ لوگ جو تم پر ہنسی کرینگے خود بھی ان باتوں میں تمہاری پیروی کرینگے۔

مکرراً یہ بہت تاکید ہے کہ جو مکان تنگ و تاریک ہو اور ہوا اور روشنی خوب طور پر نہ آ سکے۔ اسکو بلا توقف چھوڑ دو کیونکہ خود ایسا مکان ہی خطرناک ہوتا ہے گو کوئی چوہا بھی اس میں نہ مرا ہو۔ اور حتی المقدور مکانوں کی چھتوں پر رہو نیچے کے مکان سے پرہیز کرو اور اپنے کپڑوں کو صفائی سے رکھو نالیاں صاف کراتے رہو سب سے مقدم یہ کہ اپنے دلوں کو بھی صاف کرو اور خدا کے ساتھ پوری صلح کر لو" (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۷ء)

ناظرین! خدارا اس مصنوعی مسیح کی چالبازیاں دیکھتے جائیں کہ پہلے سرکلر مندرجہ بدر ۴ مئی ۱۹۰۵ء میں کیا ہدایتیں کرتا ہے اور کیسا برادرانہ سلوک سکھاتا ہے کہ میت کو ذلیل نہ کرو پرہیز سے کیا ہوتا ہے۔ ایک ملا (مردہ شو) سینکڑوں طاعونی مردوں کو غسل دیتا ہے اسکو کچھ بھی ضرر نہیں ہوتا۔ قرآن مجید سے طاعون کا متعدی ہونا ثابت ہی نہیں بلکہ محض وہم ہے وغیرہ اسکو دوبارہ پڑھیے مگر اس مضمون میں میت کے قریب جانے سے بھی روکتا ہے تین چار آدمی چارپائی اٹھا کر چلیں بلکہ ہٹ کر دور رہیں بلکہ جنازہ بھی سو گز کے فاصلہ پر پڑھیں۔ واہ سبحان اللہ (مرے مردود نہ فاتحہ نہ درود)

مرزائیو! أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ کیا تم میں کوئی بھی سمجھدار نہیں؟ واقعی نہیں۔ جب اس بڈھے میاں نے پہلی بڑ ہانکی تھی تو اس وقت بھی تم لوگوں نے سبحان اللہ کہا تھا اور جب یہ

* مرزائیو! کوئی آیت یا حدیث بھی اس دعوی پر پوچھ سکتے ہو (مرقع)

دوسری بے ڈھب کہی تو اس وقت بھی تم لوگوں نے آمنا و صدقنا کہا اس لئے تمہاری حال پر سخت افسوس ہے کہ تم لوگوں نے اپنی باگ کس خبطی کے ہاتھ میں دے رکھی ہے جسے اتنی بھی خبر نہیں کہ شریعت کے کیا اصول ہیں یا میں نے پہلے کیا کہا تھا اور اب کیا کہتا ہوں آخر سچ بھی تو ہے ؎

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے + کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

ناظرین اس مضمون منقولہ کا خلاصہ یہ ہے کہ ڈاکٹری طریق سے پرہیز کرو اور اسباب پر اعتماد کرو۔ بس اس خلاصہ کو ملحوظ خاطر رکھکر اس دیوانے کی ایک اور بڑ سنو! آپ اپنی کتاب مواہب الرحمن میں لکھتے ہیں:۔

اعلموا ان الاسباب اصل عظیم للشرک الذی لا یغفر وانھا اقرب ابواب

الشرک واوسعها للذی لا یحذر وکم من قوم اھلکھم ھذا الشرک واردی

فصاروا کالطبیعین والدھریین (ص)

یعنی اسباب طبیعیہ کا پابند ہونا شرک کی بڑی جڑ ہے جو کبھی نہ بخشا جائیگا اور شرک کے سب دروازوں سے بہت قریب یہ دروازہ (اسباب طبیعیہ کا) ہے اور سب سے فراخ اور چوڑا اُس شخص کے حق میں جو شرک سے بچتا نہیں۔ بہت سی قوموں کو اس شرک (یعنی اسباب کی استعمال اور بھروسہ) نے گمراہ کر دیا پس وہ طبیعی یا دہریہ ہو گئے۔

مرزائیو! کرشن جیسے اس بڈھے خبطی سے تم پوچھ سکتے ہو یا ہمیں اپنی طرف سے پوچھنے کی اجازت دے سکتے ہو کہ جب اسباب پر بھروسہ کرنے سے آدمی گمراہ اور مشرک ہو جاتا ہے تو تم نے ۱۰ اپریل کے الحکم میں جو سرکلر دیا ہے کہ طاعونی مردہ میں زہریلا اثر زیادہ ہوتا ہے (ہم اس موقع پر ڈاکٹری اور طبی طریق سے تم پر سوال نہیں کرتے کہ مردہ میں زہریلا اثر کیوں ہوتا ہے یا نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ اس سے ہمارا مطلب نہیں) تو یہ پرہیز جو آپ نے بتایا ہے اسباب کے لحاظ سے ہے یا کچھ اور۔ پھر آپ بھی اس کی پابندی سے مشرک ہوئے یا نہیں؟

مرزائیو! تمہاری وکالت میں ہم نے سوال تو کر دیا مگر جواب ملنے کی توقع نہیں بس اب تم جانو اور تمہارا گرو۔ ہم نے تو تمکو اس مشرک اور گمراہ کی گمراہی کا ثبوت دینا تھا جو دیدیا اب تم جانو اور وہ جانے ؎ مرا در نصیحت بود وگفتیم + حوالت با خدا کردیم ورفتیم